## سوال

لوٹ آتی ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ث العلمیۃ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے علم میں یہ سوال آیا جو سماحۃالرئیس العام کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ میں نے علماء اسلام سے سنا ہے کہ مردہ قبر میں زندہ ہوجاتا ہے۔ اور وہ فرشتوں کے سوال کا جواب دیتا ہے۔ اور اگر اس میں کفر اور دنیا کی زندگی میں اسلام پر عدم استقامت ثابت ہو تو اسے عذاب دیا جاتا۔

يَأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ٢٧ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ٢٨ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ٢٩ وَادْخُلِي جَنَّتِي ٣٠ ... سورة الفجر

پانے والی روح! اپنے پروردیگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی 'تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہوجا اور میری بہشت میں داخل ہوجا۔''

ناقص فہم کے مطابق جسم سے نکلنے کے بعد روح اپنے رب کے پاس جا پہنچتی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ روح قبر میں اپنے جسم کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ ... ١١ ... سورة الغافر

ں گے کہ اے ہمارے پروردیگار! تو نے ہم کو دو دفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی۔''

اس آیت سے یہ سمجھتا ہوں کہ دو دفعہ کی موت سے مراد وقت نطفہ اور جسم سے جان کے خروج کے وقت کی موت ہے جس طرح کہ دو دفعہ کی زندگی سے مراد شکم مادر اور بعثت کے وقت کی زندگی ہے اس آیت میں قبر کے سوال جواب اور عذاب کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَوَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ... ٥٢ ... سورة يس

گے (اے ہے) ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے (جگایا) اٹھایا۔''

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفار (اپنی قبروں سوئے ہوئے ہوں گے اور نیند تو عذاب کے منافی ہے۔ آخر میں امید ہے کہ مجھے اس سوال کا شافی جواب ملے گا جیسا کہ آپ کے جوابات ہمیشہ شافی ہی ہوتے ہیں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

یٹی نے اس کا یہ جواب دیا :

حکام شرعیہ کے دلائل جیسے قرآن کریم سے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کی صحیح ثابت شدہ سنت سے بھی ہوتے ہیں۔ خواہ وہ قولی ہو یا فعلی یا تقریری کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام ہے کہ آپ ہمارے پاس جو بھی نصوص کتاب وسنت لے کر آئیں۔ ہم ان کو لے لیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اتَيكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ... ٧ ... سورة الحشر

م کو رسول (ﷺ) دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

نکہ آپ خواہش نفس سے بات نہیں فرماتے تھے بلکہ وحی الٰہی کی روشنی میں ہمارے لئے احکام شریعت بیان فرماتے تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ٤ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ٥ ... سورة النجم

ہنی خواہش سے نہیں بولتے یہ (قرآن) تو اللہ کا حکم ہے۔ جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ ان کو بڑی قوتوں والے نے یہ سکھایا۔''

کریم ﷺ جو کچھ بھی لے کر آئے اس کا اتباع کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان اور اس کی محبت کی دلیل ہے اور اس کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والے سے اللہ تعالیٰ بھی محبت فرماتا اور اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ... ٣١ ... سورة آل عمران

ے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے؛

نَ ٣٢ ... سورة آل عمران

) کہہ دیجئے (لوگوں) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر وہ نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔''

فرمایا :

ﭠ٥٩... سورة النساء

اوراس کے رسول کی فرماں برداری کرواورجوتم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اوراگرکسی بات میں تمہارااختلاف واقع ہو تواگراللہ اورروزآخرت پر ایمان رکھتے ہو تواس میں اللہ اوراس کے رسول ( کے حکم ) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اوراس کا انجام ( نتیجہ ) بھی اچھا ہے۔ ''

ﭠ٨٠... سورۃالنساء

نے رسول کی فرماں برداری کی تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر! تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ ''

اس طرح قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں۔ جن میں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں ۔ آپ کا اتباع کریں ۔ اور جو کچھ آپ سے ثابت ہے ۔ اسے لے لیں ۔ اور اس کے مطابق عمل کریں ۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت صحیحہ حجت ہے اور اس سے عقیدہ و عمل کے احکام ثابت ہو۔

کے لئے عذاب قبر ممکن ہے ۔ قرآن کریم سے بھی یہ ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلوا ال فرعون اشد العذاب ٤٥ ٤٦... سورۃ غافر

کو سخت عذاب نے آگھیرا ( یعنی ) آتش جہنم کے صبح وشام اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی ( حکم ہوگا کہ ) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو ۔ ''

یت کریمہ قبر میں آگ کے عذاب کے اثبات کے لئے واضح دلیل ہے کہ ایک تو اس میں صبح وشام کا ذکر ہے ۔ اور قیامت کے دن کوئی صبح شام نہ ہوگی ۔ اور آیت کریمہ کے آخر میں جو یہ فرمایا :

وَيَومَ تَقومُ السّاعَةُ أَدخِلوا ءالَ فِرعَونَ أَشَدَّ العَذابِ ٤٦... سورۃ غافر

، روز قیامت برپا ہوگی ( حکم ہوگا کہ ) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو ۔ ''

س بات کی دلیل ہے کہ قیامت انہیں کم تر درجہ کا عذاب ہو رہا ہے اور وہ آگ کے سامنے پیش کیا جانا اور وہ عذاب قبر ہی ہے اور جزاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم عدل میں فرعون آل فرعون اور دیگر سب کافر برابر ہیں ۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَذَرهُم حَتّىٰ يُلٰقوا يَومَهُمُ الَّذى فيهِ يُصعَقونَ ٤٥ يَومَ لا يُغنى عَنهُم كَيدُهُم شَيـًٔا وَلا هُم يُنصَرونَ ٤٦ وَإِنَّ لِلَّذينَ ظَلَموا عَذابًا دونَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكثَرَهُم لا يَعلَمونَ ٤٧... سورۃ الطور

ں تک کہ وہ روز جس میں وہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے سامنے آجائے جس دن ان کا کوئی داؤ ( مکر و فریب ) کچھ بھی کام نہ آئے گا ۔ اور نہ ان کو ( کہیں سے ) مدد پہنچے گی ۔ اور یقیناً ظالموں کے لئے اس کے سوا اور عذاب ( سزا ) بھی ہے ۔ لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے ۔ ''

بات کی دلیل ہے کہ کافروں کو قیامت سے پہلے کمتر عذاب ہوتا ہے ۔ یہاں عذاب عام ہے ۔ ان کو دنیا میں ہونے والا عذاب بھی مراد ہو سکتا ہے ۔ اور وہ عذاب بھی مراد ہو سکتا ہے ۔ جو انہیں قبروں میں ہوگا اور قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد پھر انہیں عذاب اکبر ہوگا ۔ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے ۔ کہ

ﭠ٢٧... سورۃ ابراہیم

، ( کے دلوں ) کو ( صحیح اور ) پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ( مضبوط رکھے گا ) اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ ''

مراد یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ قبر میں سوال کے وقت مومن کو ثابت قدم رکھتا اور کافر کو رسوا کر دیتا ہے ۔ مومن کو صحیح جواب کی توفیق ملتی اور قبر میں نعمتوں سے نوازا جاتا ہے ۔ جب کہ کافر ذلیل و خوار ہوتا ۔ جواب میں تردد کا شکار ہوتا اور پھر قبر میں عذاب سے دوچار ہوتا ہے چنانچہ اسے حدیث براء بن عاذب رضی اللہ

دلیلوں میں سے ایک حدیث وہ بھی ہے ۔ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا :

، اللہ علیہ وسلم مر بقبرین فقال انهما ليعذبان وما يعذبان فی کبیر اما احدهما فكان لا يستتر من البول واما الاخر فكان يمشی بالنميمة فدعا بجريدة رطبة فشقها نصفين وغرز على كل قبر واحدة وقال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا ( صحیح بخاری )

کو عذاب ہو رہا ہے ۔ اور عذاب بھی کسی ایسے بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ( جس سے بچنا ان کے لئے محال تھا ) ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا ۔ آپ ﷺ نے ایک تر و تازہ شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں کر کے ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا اور فرمایا ہو سکتا ہے ۔ ج

ۃ اترا احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قبر میں میت سے سوال ہوتا ہے ۔ اور پھر وہ اپنے عقیدے و عمل کے مطابق نعمت یا عذاب سے دوچار ہوتا ہے ۔ ان متواتر احادیث کی موجودگی میں عذاب قبر کے بارے میں شک کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں رہتی ۔ عذاب قبر کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم ا

ند ٤/٢٨٧.٢٩٥)

مذاب قبر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ''

پھر فرمایا کہ :

حمد ٤/٢٨٧/٢٩٥)

وشبو بہت پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے تمہیں بشارت ہو اس چیز کی جس سے تم خوش ہو جاؤ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا یہ مرد مومن پوچھتا ہے تم کون ہو تمہارا چہرہ وہ ہے جو خیر لایا ہے یہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا عمل صالح ہوں یہ کہتا ہے ۔ اے
میرے رب قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل و مال کے پاس لوٹ جاؤں اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا جب کافر آدمی دنیا سے جا رہا اور آخرت کی طرف آ رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے کالے سیاہ ہوتے ہیں اور ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ اس کے پاس

تَّحُ لَهُم أَبوٰبُ السَّماءِ وَلا يَدخُلونَ الجَنَّةَ حَتّىٰ يَلِجَ الجَمَلُ فى سَمِّ الخِياطِ... ٤٠... سورۃ الاعراف

نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک اونٹ سوئی کے ناکے سے نکل جائے ، اللہ عزوجل اس کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال کو سجین یعنی زمین کی نچلی تہہ میں لکھ دو چنانچہ وہاں سے اس کی روح کو نیچے پھینک دیا جاتا ہے پھر آپ

يُشرِك بِاللَّهِ فَكَأَنَّما خَرَّ مِنَ السَّماءِ فَتَخطَفُهُ الطَّيرُ أَو تَهوى بِهِ الرّيحُ فى مَكانٍ سَحيقٍ ٣١... سورۃ الحج

تدبیر کے ساتھ مستحکم و استوار کیا اور جس کو پیدا کیا عجیب نرالے انداز میں پیدا فرمایا ان تمام امور پر غور کرنے سے نصوص صحیح میں وارد مردوں سے سوال اور پھر ان کے جواب کے مطابق ان سے رحمت یا عذاب کے مسئلہ پر عقیدہ رکھنا آسان ہو جائے گا ان نصوص سے ثابت ہے کہ دفن کے بعد اللہ تعالیٰ
مردے میں اس کی روح لوٹا دیتا ہے تاکہ اسے وہ برزخی زندگی حاصل ہو جو دنیوی زندگی اور قیامت کے بعد کی آخروی زندگی کے درمیان ایک واسطہ ہے ، دو زندگیوں کے درمیان کی یہ زندگی ہی انسان کو اس قابل بناتی ہے ۔ کہ سوال سن سکے اور اس کا جواب دے سکے اور پھر اس میں راحت و نعمت یا عذا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم